حساب پر رمضان اور عید کریں گے تو یہ 8 حدیثیں اور 2 آیتوں کے خلاف ہوگا

اس لئے اہل علم یہ بھی سوچیں کہ اس حساب پر روزہ جیسی فرض عبادت ادا ہو جائے گی؟ پورے عالم اسلام کو اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے، یہ عالمی مسئلہ ہے

کچھ حضرات بار بار یہ لکھ رہے ہیں کہ اس وقت قطعی حساب ملتا ہے، اس لئے حساب پر رمضان اور عید کا فیصلہ کر لیا جائے، اور پورے عالم کو اس پر متحد کر لیا جائے۔ اندر خانے یہ لوگ اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ سعودی عربیہ کے اس کیلنڈر پر کر لیں جو رویت سے ایک دن مقدم ہے

سعودی کا کیلنڈر چاند نظر آنے سے ایک دن پہلے پر بنا ہوا ہے، اس پر رمضان سے پہلے رمضان شروع ہوتا ہے، اور حقیقت میں رمضان کا مہینہ باقی رہتا ہے، اور لوگ ایک فرض روزہ چھوڑ کر عید کر لیتے ہیں، یہ بالکل حقیقت ہے

اس حساب پر کرنے سے ان 8 آٹھ حدیثوں، اور دو آیتوں کے خلاف ہوگا، جو آگے آرہی ہیں

حضور ﷺ نے چار طریقوں سے چاند دیکھ کر ہی رمضان اور عید کرنے کی تاکید فرمائی ہے

[۱]۔۔۔چاند دیکھ کر ہی روزہ شروع کریں،اور چاند دیکھ کر ہی عید کریں

[۲]۔۔۔چاند دیکھے بغیر ہرگز روزہ شروع نہ کریں،اور ہرگز عید نہ کریں

[۳]۔۔۔اگر چاند آسمان پر موجود ہے پھر بھی نظر نہیں آیا تو لازمی طور ۳۰ تیس دن پوری کریں

[۴]۔اور شدت کے ساتھ اس کی بھی تاکید فرمائی کہ رمضان سے پہلے ایک دن بھی مقدم نہ کریں

آپ یہ دیکھیں کہ حضور ﷺ نے 9 حدیثوں میں کس طرح چاند دیکھ کر ہی روزہ شروع کرنے، اور روزہ افطار کرنے،یعنی عید کرنے کی تاکید کی ہے،تو اب بتائے کہ چاند دیکھے بغیر روزہ شروع کر دیا جائے،یا عید کر لی جائے تو کیسے فرض روزہ ادا ہوگا

چاند دیکھ کر ہی روزہ رکھیں،

اس کے لئے حدیث یہ ہے

1۔۔ سمعت أبا هريرة يقول : قال النبی ﷺ ۔ او قال : قال ابو القاسم ﷺ ۔ صوموا لرؤيته و افطروا لرويته فان غبی عليكم فأكملوا عدة شعبان ثلاثين . (بخاری شریف ، باب قول النبی ﷺ اذا رایتم الھلال فصوموا واذا رایتموہ فافطروا ،ص ۳۰۷ ،نمبر ۱۹۰۹/مسلم شریف ، باب وجوب صوم رمضان لرویۃ الھلال ،ص ۴۴۱ ،نمبر ۱۰۸۱/۲۵۱۷)

ترجمہ: حضور ؐ نے فرمایا، یاراوی نے فرمایا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا، چاند دیکھ کر روزہ رکھو، اور چاند دیکھ کر افطار کرو، یعنی عید کرو،، لیکن اگر چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو

اس حدیث میں حضور ﷺ نے چاند دیکھ کر ہی روزہ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے، اور چاند دیکھ کر ہی عید کرنے کی تاکید فرمائی ہے

ان 4 حدیثوں میں حضور ﷺ نے شدت کے ساتھ روکا ہے کہ چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو، اور نظر نہ آئے تو تیس پوری کرو

2۔۔۔ عن عبد الله بن عمران رسول الله ﷺ قال الشهر تسع و عشرون ليلة فلا تصوموا حتى تروه فان غم عليكم فاكملوا العدة ثلثين (بخاری شریف، باب قول النبی ﷺ اذا رایتم الهلال فصوموا واذا رایتموه فافطروا، ص ۳۰۷، نمبر ۱۹۰۷/ مسلم شریف، باب وجوب صوم رمضان لرویۃ الہلال، ص ۴۴۱، نمبر ۲۵۱۶/۱۰۸۱)

ترجمہ: حضور ؐ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے، اس لئے جب تک کہ چاند دیکھ نہ لو روزہ نہ رکھو، اور اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو

اس حدیث میں حضور ﷺ نے پوری تاکید فرمائی کہ، چاند دیکھے بغیر روزہ شروع کریں ہی نہیں ، اور نظر نہ آئے تو تیس دن پوری کرو

3۔۔۔ عن عبد اله ابن عمر ان رسول الله ﷺ ذكر رمضان فقال لا تصوموا حتى تروا الهلال ، ولا تفطروا حتى تروه فان غم عليكم فاقدروا له (بخاری شریف، باب قول النبی ﷺ اذا رایتم الہلال فصوموا واذا رایتموہ فافطروا، ص ۳۰۶، نمبر ۱۹۰۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے سامنے رمضان کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ چاند دیکھے بغیر روزہ رکھو ہی نہیں ، اور چاند دیکھے بغیر روزہ بھی نہ توڑو [یعنی عید نہ کرو]

،اور اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس کا اندازہ لگاو

4۔۔۔عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ الشهر تسع و عشرون فلا تصوموا حتى تروه و لا تفطروا حتى تروه فان غم عليكم فاقدروا له ثلاثين ۔(
ابو داود شریف، باب الشھر یکون تسعا وعشرین، ص ۳۳۸، نمبر ۲۳۲۰)
ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ، کبھی مہینہ انتیس کا ہوتا ہے، اس لئے چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو، اور چاند دیکھے بغیر عید مت کرو، اور اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس کا اندازہ کرو، یعنی تیس دن پوری کریں

5۔۔۔ عن عبد الله بن عمر ؓ أن رسول الله ﷺ قال : ((الشهر تسع و عشرون ليلة فلا تصوموا حتى تروه، فان غم عليكم فأكملوا العدة ثلاثلين))(
بخاری شریف، باب قول النبی ﷺ اذا رأیتم الھلال فصوموا، واذا رأیتموہ فأفطروا، ص ۳۰۶، نمبر ۱۹۰۷ / مسلم شریف، باب وجوب صوم رمضان لرویۃ الھلال، ص ۳۴۷، نمبر ۲۵۱۴)
ترجمہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس کا ہو تو چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورا کرو، اور اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پوری کریں

ان چار حدیثوں پوری شدت کے ساتھ روکا کہ چاند دیکھے بغیر نہ روزہ شروع کرو، اور نہ عید کرو اور یہ بھی تاکید فرمائی کہ اگر چاند نظر نہ آئے تو پھر تیس دن پوری کریں، تاہم کسی حال میں نہ اس دن روزہ رکھیں اور نہ عید کریں

ان 2 حدیثوں میں تاکید کی کہ رمضان کو وقت سے پہلے ہرگز شروع نہ کیا کریں

احادیث یہ ہیں

6۔عن حذیفه قال قال رسول الله ﷺ لا تقدموا الشهر حتى تروا الهلال او تكملوا العدة ثم صوموا حتى تروا الهلال ، او تكملوا العدة ۔(ابوداود شریف، باب اذا اغمی الشہر ،،ص ۳۳۹،نمبر ۲۳۲۶ رترمذی شریف، باب ما جاء لا تقدموا الشہر بصوم،ص ۱۷۴،نمبر ۶۸۴)

ترجمہ :حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ چاند دیکھے بغیر رمضان کے مہینے کو مقدم نہ کیا کرو، یا پھر تیس دن پورا کرا پھر روزہ رکھو، اور چاند دیکھنے تک روزہ رکھتے رہو، یا پھر تیس دن پورا کرو۔

7۔عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ لا تقدموا الشهر بصيام يوم و لا يومين الا ان يكون شيء يصومه احدكم ، و لا تصوموا حتى تروه ثم صوموا حتى تروه ،فان حال دونه غمام فأتموا العدة ثلاثين ثم افطروا و الشهر تسع و عشرون ۔(ابوداود شریف، باب من قال فان غم علیکم فصوموا ثلاثین،،ص ۳۳۹،نمبر ۲۳۲۷)

ترجمہ :حضور ﷺ نے فرمایا کہ رمضان مہینے سے پہلے ایک دن بھی مقدم نہ کرو، اور دو دن بھی مقدم نہ کرو، ہاں کوئی آدمی پہلے سے نفلی روزہ رکھ رہا ہو تو وہ اپنا نفلی روزہ رکھ سکتا ہے، اور جب تک

چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو، چاند دیکھو پھر روزہ رکھو ، اور اگلا چاند دیکھنے تک رمضان کا روزہ رکھتے رہو، اور اگر بادل کی وجہ سے چاند نظر نہیں آیا تو تیس دن پورا کرو پھر روزہ توڑنا، [یعنی عید کرنا] ہاں یہ بات ہے کہ، مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے

جب ان احادیث میں حضور ﷺ نے شدت کے ساتھ منع فرمایا کہ رمضان شروع ہونے سے پہلے روزہ نہ رکھو، تو اگر ایک دن پہلے والے حساب پر رمضان کرلیں تو فرض روزہ کیسے ادا ہوگا،

اس حدیث میں حضور ﷺ نے شدت کے ساتھ انکار کیا ہے کہ حساب کا بالکل اعتبار نہیں ہے

اس حدیث میں حضور ﷺ نے شدت کے ساتھ انکار کیا ہے کہ اور فرمایا کہ حساب کا اعتبار نہیں ہے، تو اب بتائے کہ حساب پر کر لینا کیسے جائز ہوگا، اور وہ بھی سعودیہ کے اس حساب پر جو رویت سے ایک دن پہلے ہے

حساب کے اعتبار نہ ہونے کے لئے حدیث یہ ہے

8۔۔۔حدثنا سعید بن عمر و : أنه سمع ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی ﷺ أنه قال : ((انا امة أمية لا نکتب و لا نحسب ، الشهر هكذا و هكذا)) يعنی مرة تسعة و عشرين و مرة ثلاثين ۔(بخاری شریف، باب قول النبی ﷺ لا نکتب ولا نحسب، ص ۳۰۷، نمبر ۱۹۱۲ر مسلم شریف، باب وجوب صوم رمضان لرؤیۃ الھلال، ص ۴۳۹، نمبر ۲۵۱۱)

ترجمہ۔حضور ﷺ سے روایت ہے کہ ہماری امت عمومی طور پر عمی ہے، ہم عمومی طور پر نہ لکھنا جانتے ہیں، اور نہ عمومی طور پر حساب کرنا جانتے ہیں، بس مہینہ اس طرح ہے ایک مرتبہ آپؐ نے انگلیوں کے اشارے سے فرمایا کہ مہینہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے اور ایک مرتبہ فرمایا کہ تیس دنوں کا ہوتا ہے

اس حدیث میں ہے کہ حساب کا اعتبار نہیں ہے تو حساب پر روزہ اور عید کرنا کیسے جائز ہوگا

اس قول تابعی میں یہ تاکید کی ہے کہ سبھی لوگ دیکھیں تب ہی روزہ، اور افطار کریں

تابعی کا قول یہ ہے

9۔۔۔ قلت لعطاء : أرأيت لو أن رجلا رأى هلال رمضان قبل الناس بليلة أيصوم قبلهم أو يفطر قبلهم ؟ قال لا ، الا ان يراه الناس ، أخشى أن يكون شبه عليه . (مصنف عبد الرزاق، باب کم یجوز من الشھود علی رؤیۃ الھلال، ج رابع، ص ۱۳۰، نمبر ۷۳۷۸)

ترجمہ : میں نے حضرت عطاؒ سے کہا کہ عام لوگوں کے دیکھنے سے پہلے کوئی ایک آدمی چاند دیکھ لے تو کیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے، اور کیا وہ عید کر سکتا ہے؟ تو حضرت عطاءؒ نے فرمایا کہ نہیں: جب تک اور بہت سے لوگ چاند نہ دیکھ لیں وہ نہ روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ عید کر سکتا ہے، کیونکہ یہ ممکن ہے کہ اس کو چاند نظر آنے کا شبہ ہو گیا ہو

اس قول تابعی میں ہے کہ ایک آدمی کے دیکھنے میں شبہ ہو سکتا ہے اسلئے دوسرے لوگ بھی دیکھ لیں ۔اس لئے رویت عامہ کی شرط بہت بہتر ہے۔ عرب ممالک کی اکثریت رویت عامہ پر عمل نہیں کر رہی ہے جسکی وجہ سے ہمیشہ ایک روز، یا دو روز مقدم رویت کا اعلان کر دیتے ہیں۔

ان آیتوں میں ہے کہ
وقت سے پہلے فرض عبادت درست نہیں ہوگی

اس آیت میں ہے کہ وقت پر ہی فرض نماز پڑھی جائے گی، اس سے پہلے پڑھی تو وہ نماز ادا نہیں ہو گی ، اس پر قیاس کرتے ہوئے وقت پر ہی رمضان ، اور عید شروع کی جائے گی ، اس سے پہلے جائز نہیں ہوگی

آیت یہ ہے

1 ۔۔ ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا. (آیت ۱۰۳، سورۃ النساء ۴)

ترجمہ : بیشک نماز مسلمانوں کے ذمے ایک ایسا فریضہ ہے جو وقت کا پابند ہے

اس آیت میں ہے کہ نماز وقت کے ساتھ متعین ہے، اسی طرح روزہ بھی وقت کے ساتھ متعین ہے، اس لئے رمضان کے وقت آنے سے پہلے اس کو ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

رمضان کے مہینے کا مشاہدہ کرو ہو تب ہی روزہ رکھو

اس آیت میں ہے کہ رمضان کے مہینے کا مشاہدہ کرے تب ہی روزہ رکھنا جائز ہوگا، اس کا مطلب یہ نکلا کہ رمضان کے مہینے کے مشاہدہ کرنے سے پہلے روزہ رکھے گا تو اس سے فرض کی ادائیگی نہیں ہوگی

آیت یہ ہے

2۔۔شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن هدی للناس و بینات من الهدی و الفرقان فمن شهد منکم الشهر فلیصمه ۔(سورۃ البقرۃ ۲، آیت ۱۸۵)

ترجمہ : رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے جو لوگوں کے لئے سراپا ھدایت ہے اور ایسی روشن نشانیوں کا حامل ہے جو صحیح راستہ دکھاتی اور حق اور باطل کے درمیان دوٹوک فیصلہ کر دیتی ہے، اس لئے تم میں سے جو شخص بھی یہ مہینہ پائے وہ اس میں ضرور روزہ رکھے۔

اس آیت میں لطیف اشارہ ہے کہ رمضان کے مہینے کا مشاہدہ کرو تب روزہ رکھو اور نظروں سے چاند دیکھے بغیر ابھی تک رمضان شروع نہیں ہوا ہے تو روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا۔

اس لئے حساب، بلکہ ایک دن مقدم حساب پر روزہ رکھ لینا کیسے جائز ہوگا

رمضان، عید الفطر، اور بقرعید یہ سب عبادات ہیں، جس طرح ظہر کی نماز وقت سے پہلے فرض نہیں ہوتی، اور اس کو ادا کرنے سے ادا نہیں ہوگی، اور بعد میں ادا کرنے سے قضا ہوگی، اسی طرح رمضان وقت سے پہلے کرنے سے روزہ ادا نہیں ہوگا، اور ایک روز پہلے عید کرنے سے ایک فرض

روزہ چھوٹ جائے گا، اس لئے مقدم حساب پر کرنا بالکل جائز نہیں ہے، اور صرف حساب پر کرنا بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ 8 حدیثوں اور دو آیتوں کے خلاف ہے

۔۔۔۔والسلام